

مسلمان ہوا وہ عجمیت ہے۔ یا ایک مسلمان کاؤں میں ایک
منہ دیکھا دار یا سکہ ترکان آباد ہے۔ تو اس کے
جان والی کی اکثریت اسی طرح خاص بن جاتی ہے
جس طرح کہ اپنے خانہ والی کہ۔ ہر ایک سکہ۔ منہ
مسلمان لیڈر بھی اس حقیقت سے نا آشنا نہیں ہیں
سیریم پر چھٹی ہے کہ اسے سکہ منہ اور مسلمان کی
تم جو رہا ڈھنگے کی چوڑا پکار پکار کر رہے ہو کہ فلاں
قوم کے غنڈوں نے ہندی قوم کو تباہ کر دیا ہمارے
قوم سے مال و متاع لوٹ لے۔ ہمارے قوم کی عدلوں
تباہ کر دی خدا کے جس میں تباہ ہو جائے کہہ غرض
ہر گن گن میں یہ مشرف ملے کسی امن پسند سادہ
دک جو ایک ایک آپس میں محبت صلے اور دشمنی سے زندگی
جس کو ختم ہے۔ ان کو غنڈہ کس نے تباہ کیا کہ ان کو
سکھایا کہ ان کو اپنے چارے بھائی کی لکڑی کاٹ ڈالو
اس نے انہیں سکھایا کہ آؤ اور اپنے بھائی کے
مال و متاع لوٹ لو۔ کس نے انہیں آبادی کی جہو
اپنے قومی رفیقوں کے گھروں کو آگ لگا دو۔ اپنے
سکھیاں میں تباہ کر ڈال کر دیکھو کہ میرا ہی آفت کس کی
لائی ہوئی ہے۔ ہاں تم قوم کے بڑے ہی خدہ جو تم
ملک کے بڑے عجب ہو۔ کیوں نہیں۔ تم ہی جو جہو
لئے آبادی کی آفتیں انگریزوں سے چھوڑیں ہمارے
درمیان تقسیم کرنے کے ارادے رکھتے ہو۔ ذرا اپنی
کردوڑوں کو دیکھو کہ تم نے یہ خفیں ملک کے طول و
عرض میں تقسیم کی ہیں خطے۔ تباہی۔ لوٹ کھسوٹ
قتل غارت گری یہی آفتیں ہیں جو تم ہمارے ملک
میں بکھیر رہے ہو۔ اگر آبادی کی آفتیں یہی ہیں جو تم
نے بکھیر دی ہیں۔ تو بھائی خدا ان کو جلد از جلد مٹا
سہم ایسی آفتوں کو دوڑاں ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں
ان کو ملے جاؤ۔ اور جہاد امن۔ ہمدانی باہمی محبت۔
ہمدانی رو اور ادائی۔ ہمدانی مسابوں سے حسن سلوک
ہم کو اس کو دو۔ نہیں نہیں تم نے ہمارے خیر خواہوں
کو اپنی ہفتبند دلوں سے مل کر راکھ کا ڈھیر کر دیا
ہے۔ اگر یہ چیزیں ہمارے پاس ہی ہوتیں تو
تم ہر آگ کو بھونک گاتے۔ تم اپنی لیاڑی کی چیز کو
میں یقین واقعی ہے کہ ابھی اس پر نصیب خطے
میں ایسی مشرف رو ہیں۔ ایسے نیک دل۔ ایسے
مخلی مزاج۔ ایسے میٹھے دماغ باقی ہیں جو ہمدانی
دست برد سے بچ جائیں گے اور مرد دینے جائیں گے
ہمارا تمام کھرمہ انہی پر ہے۔ ہمیں پورا اعتماد
ہے کہ اس دین میں مشرف منہ دلوں مشرف ملے
اور مشرف مسلمانوں کی کمی نہیں ہے۔ ان خوش کن فکر
سے ہمدانی دین میں مضبوط ہوں گے۔ ہمدانی
ہمدانی ان کو تو قوں کو دیکھ کر تم پر ہمت نہ چھینی
ہوں گی۔ کیونکہ مشرف ان کے منہ دلوں سے نہ سکھ
جائے۔ اور انتخاب میں سکہ منہ مسلمان کی اکثریت

مسلمان ہوا وہ عجمیت ہے۔ یا ایک مسلمان کاؤں میں ایک
منہ دیکھا دار یا سکہ ترکان آباد ہے۔ تو اس کے
جان والی کی اکثریت اسی طرح خاص بن جاتی ہے
جس طرح کہ اپنے خانہ والی کہ۔ ہر ایک سکہ۔ منہ
مسلمان لیڈر بھی اس حقیقت سے نا آشنا نہیں ہیں
سیریم پر چھٹی ہے کہ اسے سکہ منہ اور مسلمان کی
تم جو رہا ڈھنگے کی چوڑا پکار پکار کر رہے ہو کہ فلاں
قوم کے غنڈوں نے ہندی قوم کو تباہ کر دیا ہمارے
قوم سے مال و متاع لوٹ لے۔ ہمارے قوم کی عدلوں
تباہ کر دی خدا کے جس میں تباہ ہو جائے کہہ غرض
ہر گن گن میں یہ مشرف ملے کسی امن پسند سادہ
دک جو ایک ایک آپس میں محبت صلے اور دشمنی سے زندگی
جس کو ختم ہے۔ ان کو غنڈہ کس نے تباہ کیا کہ ان کو
سکھایا کہ ان کو اپنے چارے بھائی کی لکڑی کاٹ ڈالو
اس نے انہیں سکھایا کہ آؤ اور اپنے بھائی کے
مال و متاع لوٹ لو۔ کس نے انہیں آبادی کی جہو
اپنے قومی رفیقوں کے گھروں کو آگ لگا دو۔ اپنے
سکھیاں میں تباہ کر ڈال کر دیکھو کہ میرا ہی آفت کس کی
لائی ہوئی ہے۔ ہاں تم قوم کے بڑے ہی خدہ جو تم
ملک کے بڑے عجب ہو۔ کیوں نہیں۔ تم ہی جو جہو
لئے آبادی کی آفتیں انگریزوں سے چھوڑیں ہمارے
درمیان تقسیم کرنے کے ارادے رکھتے ہو۔ ذرا اپنی
کردوڑوں کو دیکھو کہ تم نے یہ خفیں ملک کے طول و
عرض میں تقسیم کی ہیں خطے۔ تباہی۔ لوٹ کھسوٹ
قتل غارت گری یہی آفتیں ہیں جو تم ہمارے ملک
میں بکھیر رہے ہو۔ اگر آبادی کی آفتیں یہی ہیں جو تم
نے بکھیر دی ہیں۔ تو بھائی خدا ان کو جلد از جلد مٹا
سہم ایسی آفتوں کو دوڑاں ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں
ان کو ملے جاؤ۔ اور جہاد امن۔ ہمدانی باہمی محبت۔
ہمدانی رو اور ادائی۔ ہمدانی مسابوں سے حسن سلوک
ہم کو اس کو دو۔ نہیں نہیں تم نے ہمارے خیر خواہوں
کو اپنی ہفتبند دلوں سے مل کر راکھ کا ڈھیر کر دیا
ہے۔ اگر یہ چیزیں ہمارے پاس ہی ہوتیں تو
تم ہر آگ کو بھونک گاتے۔ تم اپنی لیاڑی کی چیز کو
میں یقین واقعی ہے کہ ابھی اس پر نصیب خطے
میں ایسی مشرف رو ہیں۔ ایسے نیک دل۔ ایسے
مخلی مزاج۔ ایسے میٹھے دماغ باقی ہیں جو ہمدانی
دست برد سے بچ جائیں گے اور مرد دینے جائیں گے
ہمارا تمام کھرمہ انہی پر ہے۔ ہمیں پورا اعتماد
ہے کہ اس دین میں مشرف منہ دلوں مشرف ملے
اور مشرف مسلمانوں کی کمی نہیں ہے۔ ان خوش کن فکر
سے ہمدانی دین میں مضبوط ہوں گے۔ ہمدانی
ہمدانی ان کو تو قوں کو دیکھ کر تم پر ہمت نہ چھینی
ہوں گی۔ کیونکہ مشرف ان کے منہ دلوں سے نہ سکھ
جائے۔ اور انتخاب میں سکہ منہ مسلمان کی اکثریت

روزنامہ قادیان

جلد ۱۸ امان ۱۲۵۵ھ ۱۳ رجب الثانی ۱۸ مارچ ۱۹۳۵ء نمبر ۶۵

یہ ہمارے لیڈر

اس وقت جبکہ ہندوستان منزل آزادی کے قریب
پہنچ چکا ہے۔ اور اجنبی حکومت اپنے بندہ من
صورت ڈھیلے کر رہی ہے۔ اس نے ہندو قوم کو
میں اعلان کر دیا ہے کہ اس کا ارادہ ہندوستان کو
آزاد کر دینے کا ہے۔ اور یہی نہیں
اس نے قریب سے قریب ہندو قوم کی ہمت کو
چاہیے تو یہ بتا کر وہ لوگ جو ملک و قوم کی برائی
کا جہاد اپنے کندھوں پر رکھے۔ ہندو قوم کی
خیر خواہی کا دم سمیٹے ہیں اس وقت ہندو قوم
اور اندیشی اور عقل کو کام میں لاتے ہوئے ملک کی
نفس کو بیا سزا کر رہا ہے کہ وہ ذرا دیر لپٹا
جو جس میں پڑنے والا ہے۔ ان کی ادائیگی زیادہ
سے زیادہ آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ تاریخ عالم میں
مشافہ و یاد دہی ایسے انقلاب آئے ہیں کہ ایک
ملک جو صدیوں سے غلام کا غلام چلا آ رہا ہے۔ اس
کو تاجک و مدد آزادی پسند ملت اس طرح سمیٹ
ہوئی جو جس طرح کتاب پر اسے ملک کو نصیب
ہونے والی ہے۔ لیکن ہمدانی باہمی دیکھتے۔ ہمدانی
ہمارے رہنما جن کا ذہن تھا کہ مسرت ان تمام
غلام کو کھانا دینے تو ملک کے اس کو درم دم ہونے
دلائے تھے۔ جن کا ذہن تھا کہ اس ملک کے مختلف
گروہوں اور مختلف طبقوں میں تواریں قائم رکھتے
انہی کی عقل پر ایسے پردے پڑ گئے ہیں کہ اس
دین ہند کے چہرہ چہرہ کو مشرف دین اور امن پسند
شہرہ ہونے کے لئے دوزخ کا منہ بنا دیا ہے۔
یہ ملک کے مائنس لبر بھی دوسرے ہو گیا ہے۔
حیرت پر حیرت ہے کہ یہ خطے تو یہ لیڈر
قومی رہنما یہ ملک و قوم کے بہترین خواہ و دنیا
سے وہ چکا راہوں پر مارتے ہیں جس سے مشرف
خطے ہر ایک اٹھتے ہیں۔ اور ہر جب خطے خوب

رہنما کی کمی ہے لیڈر کی کمی ہے لیڈر کی کمی ہے لیڈر کی کمی ہے

ضروری خبریں

مہر جد کے غیر مسلم بیٹا گزین اور ریاست بنیالہ۔

بنیالہ مارچ ۱۸ء ریاست بنیالہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مہر جد سے جو غیر مسلم مسیت وہ اشخاص بنیالہ میں آ رہے ہیں جن کے والد کے لئے ریاست کی طرف سے ایک معقول ٹیکس ہے۔ جو لوگ ریاست میں آباد ہونا چاہیں۔ ان کے لئے لازماً ایک سکھائی جائے گا جو لوگ تجارت کے خواہشمند ہوں گے۔ ان کے لئے سڑک پر بھی چھپایا جائے گا۔

پنجاب کے فرقہ وارانہ فسادات:-

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ سوائے چند ایک مقامات کے باقی ہر جگہ امن کی نعمت پیدا ہو رہی ہے۔ مہر جد، امرتسر، ملتان، راولپنڈی، جالندھر، سرحد، میانہ، رینگ، ان تمام مقامات میں حالات سدھرت گئے ہیں۔ صرف ان کے علاقے کے بعض دیہات میں ابھی تک لوٹ مار کا سلسلہ جاری ہے۔ خٹہ اور بال سے اقلیتوں کو نکال لیا گیا ہے۔ جیل میں بھی فضا مکھڑ ہو گئی تھی۔ اور شاہ و مہاراجہ ہو گئے تھے لیکن بروقت فوج پہنچ جانے کی وجہ سے صورت حالات برقرار پایا گیا ہے۔ خوفناک اور سرگرمی کے علاقہ میں جن لوگوں نے اس مار میں حصہ لیا تھا۔ انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کے بعض دیہاتوں میں ابھی تک حالت مخروش ہے۔ تمام صورت حالات برقرار پانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

بنیالہ ہندوستان رولپنڈی کا دورہ کرنے کے بعد آج امرتسر جا رہے ہیں۔ آج شام کو آپ دہلی واپس روانہ ہو جائیں گے۔ شام آپ نے سوہیہ کی فرقہ وارانہ حالت کے متعلق جو رپورٹیں دی ہیں وہ بارہ مقامات کی ضرورت ہے۔ اور اب شہر فسادات سے لاپرواہ رہیں گے۔ آپ آج شاہ و مہاراجہ کے دورہ شروع کر دیں گے۔ جو جن دن تک جاری رہے گا مسلم لیگ مینشن ٹاور ڈسٹرکٹ اور سرحد میں ملے گا۔ اور سرحد و شکتی حیات خان آپ کے ہمراہ ہیں۔

آئل انڈیا فارورڈ بلاک کی قرارداد:-

نئی دہلی ۱۸ مارچ:- آئل انڈیا فارورڈ بلاک کی ایک کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں پنجاب اور بنیالہ کی تقسیم کے متعلق جو مخالفت کی گئی ہے۔ اس سے ملک کی وحدت کے متعلق متاثر ہو گیا ہے۔ قرارداد میں برطانوی حکومت کے ۲۰ فروری ۱۹۶۷ء کے اعلان پر رائے دی گئی ہے کہ ہونے والی قرارداد میں ہندوستان کے ٹکڑے کر کے ایک سارے اجالے بنے۔ برطانیہ کو شش کر دینے کو ہندوستان میں فوجی اڈے برقرار رکھے۔ اور ملک مفتوں پر برطانوی سرمایہ کار کنٹرول قائم کرے۔

مہر جد کے ایک کاہلیج:-

بنیالہ ۱۸ مارچ:- سرحد اسمبلی کے اجلاس میں مسلم لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر نوب قطب الرحمن خان نے ایک قرارداد پیش کی کہ مہر جد کے کسی طبقہ میں بھی معنی تہجیب کر کے رکھے گئے۔ انہیں حلوم پر جانے کا مہر جد کے سلطان اسلم لیگ کے حامی اور کانگریس کے مخالف رہے ہیں۔ آپ نے کہا:- ڈاکٹر ان صاحب کو کوئی حق نہیں ہے۔ مگر وہ صوبے کی اکثریت کے نشان کے خلاف برسرِ اقتدار ہیں۔

لاہور ۱۸ مارچ:- سرحد اسمبلی کے اجلاس میں ایک بیان میں کہا کہ مہر جد کا دورہ کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ مسلم لیگ نے وہاں پر دو دیہاتوں کو مہر جد کے کسی طبقہ میں بھی معنی تہجیب کر کے رکھے گئے۔ انہیں حلوم پر جانے کا مہر جد کے سلطان اسلم لیگ کے حامی اور کانگریس کے مخالف رہے ہیں۔ آپ نے کہا:- ڈاکٹر ان صاحب کو کوئی حق نہیں ہے۔ مگر وہ صوبے کی اکثریت کے نشان کے خلاف برسرِ اقتدار ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ مارچ:- سرحد اسمبلی کے اجلاس میں ایک بیان میں کہا کہ مہر جد کا دورہ کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ مسلم لیگ نے وہاں پر دو دیہاتوں کو مہر جد کے کسی طبقہ میں بھی معنی تہجیب کر کے رکھے گئے۔ انہیں حلوم پر جانے کا مہر جد کے سلطان اسلم لیگ کے حامی اور کانگریس کے مخالف رہے ہیں۔ آپ نے کہا:- ڈاکٹر ان صاحب کو کوئی حق نہیں ہے۔ مگر وہ صوبے کی اکثریت کے نشان کے خلاف برسرِ اقتدار ہیں۔

تقریباً اچانک آرام:- مجھے نرسنگ کی کافی ڈیمانڈ آجائے بیچ رہی ہیں۔ زیادہ ذخیرہ نہ

اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا

۱۸۸۶ء۔ ۲۰ فروری ۱۹۶۷ء۔ ۲۰ فروری ۱۹۶۷ء

مذہب ذیل خط جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ برائے افادہ عام شائع کیا جاتا ہے۔

سیدنا امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

استنبار ۲۰ فروری ۱۹۶۷ء میں جو کلام الہی مصلح موعود کی شان میں تحریر ہے وہاں علاوہ دیگر علامات کے مصلح موعود کا یہ نشان بھی ہے کہ

”وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا“ اللہ تعالیٰ کا یہ کلام کئی رنگوں میں حضور پر نور کے وجود مبارک کے ذریعہ سے پورا ہو چکا ہے۔ مگر اب ایک نئے رنگ میں اس کا ظہور ہوا ہے۔ جس سے مجھے ایک عجیب خوشی و مسرت حاصل ہوئی ہے۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود بھی علم نہیں تھا۔ کہ اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کے عہدہ نبیلہ پر منتخب ہو چکا ہوں۔ اور جبکہ حضور الہی گمنامی کی حالت میں اور پھر غربت کے عالم میں تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”کہ میں نے تیری تصرفات کو سنا“ اور پھر اسیر موعود اور مصلح موعود کی بشارت دی۔ اور حضور نے اس بشارت کو صداقت اسلام کے نشان کے طور پر دوسرے ذہین پر مشتمل فرمایا۔ وہ مصلح موعود و حضور انور ہی تھے۔ مگر اس وقت چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکشاف تمام نہ ہوا تھا۔ اس لئے خدا کا یہ کلام ”کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا“ بھلے طور پر پورا ہوتا رہا۔ اور روحانی نایابیاں کی آنکھ سے حضور کو نہ دیکھا۔ پھر ۱۹۶۷ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامل طور پر انکشاف فرمادیا۔ اور حضور انور نے علی الاعلان دعویٰ فرمایا۔ کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد جبکہ ابھی جنگ جاری تھی۔ کئی قوتیں اور ملک فلاحوں سے بھی بے تردد مذکر بے سر کر رہے تھے۔ کہ حضور کے اس دعویٰ کے مقابلہ جنگ کے مہیب بادل چھٹنے شروع ہوئے۔ اور

۲۰ فروری ۱۹۶۷ء میں جنگ کا خاتمہ ہوا۔ اور قوتوں کی کئی قسموں کی رستگاری عمل میں آئی۔ یہ

پھر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو برٹش گورنمنٹ نے ہندوستان کو آزاد کر دینے کی تاریخ کو جو ایک گمنام اور دنیا پر مبنی انسان نے جو دنیا کی نگاہوں کی کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ خدا سے غلام پاک و آزاد ہوا۔ پاک خدا نے اس نشان کو پیش کیا۔ کہ نہ اسے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ایسا رکھا دے گا۔ ایک صفت اس کی یہ ہے۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام مبارک کی صداقت کے سلسلہ میں جہاں نور کی تاب ظاہر فرمائے۔ وہاں یہ ایک عظیم الشان نشان جو تمام دنیا کے لئے ناقابل انکار نشان ہے ظاہر فرمایا۔

گویا آج سے ۶۰ سال پہلے اسی تاریخ کو جو ایک گمنام اور دنیا پر مبنی انسان نے جو دنیا کی نگاہوں کی کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ خدا سے غلام پاک و آزاد ہوا۔ پاک خدا نے اس نشان کو پیش کیا۔ کہ نہ اسے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ایسا رکھا دے گا۔ ایک صفت اس کی یہ ہے۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام مبارک کی صداقت کے سلسلہ میں جہاں نور کی تاب ظاہر فرمائے۔ وہاں یہ ایک عظیم الشان نشان جو تمام دنیا کے لئے ناقابل انکار نشان ہے ظاہر فرمایا۔

گویا آج سے ۶۰ سال پہلے اسی تاریخ کو جو ایک گمنام اور دنیا پر مبنی انسان نے جو دنیا کی نگاہوں کی کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ خدا سے غلام پاک و آزاد ہوا۔ پاک خدا نے اس نشان کو پیش کیا۔ کہ نہ اسے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ایسا رکھا دے گا۔ ایک صفت اس کی یہ ہے۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام مبارک کی صداقت کے سلسلہ میں جہاں نور کی تاب ظاہر فرمائے۔ وہاں یہ ایک عظیم الشان نشان جو تمام دنیا کے لئے ناقابل انکار نشان ہے ظاہر فرمایا۔

گویا آج سے ۶۰ سال پہلے اسی تاریخ کو جو ایک گمنام اور دنیا پر مبنی انسان نے جو دنیا کی نگاہوں کی کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ خدا سے غلام پاک و آزاد ہوا۔ پاک خدا نے اس نشان کو پیش کیا۔ کہ نہ اسے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ایسا رکھا دے گا۔ ایک صفت اس کی یہ ہے۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام مبارک کی صداقت کے سلسلہ میں جہاں نور کی تاب ظاہر فرمائے۔ وہاں یہ ایک عظیم الشان نشان جو تمام دنیا کے لئے ناقابل انکار نشان ہے ظاہر فرمایا۔

گویا آج سے ۶۰ سال پہلے اسی تاریخ کو جو ایک گمنام اور دنیا پر مبنی انسان نے جو دنیا کی نگاہوں کی کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ خدا سے غلام پاک و آزاد ہوا۔ پاک خدا نے اس نشان کو پیش کیا۔ کہ نہ اسے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ایسا رکھا دے گا۔ ایک صفت اس کی یہ ہے۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام مبارک کی صداقت کے سلسلہ میں جہاں نور کی تاب ظاہر فرمائے۔ وہاں یہ ایک عظیم الشان نشان جو تمام دنیا کے لئے ناقابل انکار نشان ہے ظاہر فرمایا۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو برٹش گورنمنٹ نے ہندوستان کو آزاد کر دینے کی تاریخ کو جو ایک گمنام اور دنیا پر مبنی انسان نے جو دنیا کی نگاہوں کی کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ خدا سے غلام پاک و آزاد ہوا۔ پاک خدا نے اس نشان کو پیش کیا۔ کہ نہ اسے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ایسا رکھا دے گا۔ ایک صفت اس کی یہ ہے۔ کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام مبارک کی صداقت کے سلسلہ میں جہاں نور کی تاب ظاہر فرمائے۔ وہاں یہ ایک عظیم الشان نشان جو تمام دنیا کے لئے ناقابل انکار نشان ہے ظاہر فرمایا۔